۱۲ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 119)

اچھی نیند کا نُسخہ

- کیا قرآنِ کریم سے نکلنے والے بال "موئے مبارک" ہیں؟ 6
- عورت کے چہرے پر داڑھی نکل آئے تو وہ کیا کرے؟ 8
- روح نکلنے کے بعد تکلیف کیسی؟ 12
- گنبدِ خضرا دیکھ کر کیا دعا مانگی جائے؟ 14

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اچّھی نیند کا نسخہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۴صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **مسلمان جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی نیند کا نسخہ

سُوال: میری رات کو بار بار آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس کا کوئی علاج بتا دیجئے۔ (شعیب رؤف۔ فیس بک کے ذریعے سُوال)

جواب: ایسا ٹینشن کی وجہ سے ہوتا ہو گا اور کچی نیند آتی ہو گی۔ میرے پاس نیند کا ایک علاج ہے جو میرے اپنے تجربے کا ہے اور یہ علاج مجھے کسی حکیم صاحب نے بتایا تھا۔ جس کو نیند نہ آتی ہو وہ جب چائے پیے تو دار چینی کا بڑا ٹکڑا چائے میں پتی کے ساتھ پکا لے اور پھر چائے پیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اچھی نیند آئے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بھی اس نسخے سے فائدہ ہوا ہے۔ ابھی کچھ دنوں پہلے مجھے دو دن تک نیند نہیں آئی، تو مجھے یہ نسخہ یاد آیا، یا مجھے اسلامی بھائی نے یاد دلایا، میں نے جب پیا تو اللہ پاک کی رحمت سے نیند آنا شروع ہو گئی۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۲ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ بمطابق 7 مارچ 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ ''ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت'' نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیر اَہلِ سُنّت)

2 ...... ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۱/ ۴۹۰، حديث: ۹۰۷۔

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے "بیمار عابد" کے صفحہ نمبر 26 پر ہے: جس کو دَرد وغیرہ کے سبب نیند نہ آتی ہو تو اُس کے پاس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کثرت سے پڑھنے سے اُس کو اِنْ شَآءَ اللہ نیند آجائے گی، نیز اللہ پاک کی رَحمت سے مریض جلد صحّت یاب بھی ہو جائے گا۔ (مریض کو پڑھنے کی آواز نہ جائے اِس کی احتیاط کیجئے) ایک طریقہ یہ بھی لکھا ہے کہ اگر نیند نہ آتی ہو تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 11 بار پڑھ کر اپنے اُوپر دم کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ نیند آجائے گی۔

دُعا کب مانگنی چاہیے؟

سُوال: دُعا کب مانگنی چاہیے؟ (بشارت حسین۔UK)

جواب: دُعا مانگنے کا کوئی وقت فکس (Fix) نہیں ہے۔ البتّہ بعض اوقات ایسے ہیں جن میں دُعا قبول ہونے کی بشارت ہے۔

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) جمعہ کے دن دُعا قبول ہونے کے اوقات کے متعلق دو اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ جب جمعے کے دن امام خطبے کے لئے منبر پر بیٹھے اس وقت سے لے کر نماز کا سلام پھیرنے کے درمیانی وقت میں جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔[1] یاد رہے کہ اِس دوران صرف دِل میں دُعا مانگنے کی اجازت ہے، زبان سے دُعا نہیں مانگی جائے گی۔[2] دوسرا قول یہ ہے کہ غروبِ آفتاب کے وقت یعنی مغرب سے پہلے جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔[3] اِس قول کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد گرامی رئیس المتکلمین حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اختیار فرمایا ہے[4] اور یہی قول راجح ہے۔[5]

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) فرض نمازوں کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے۔[6] کسی بھی عبادت کے

---

1. مراۃ المناجیح، ۲/ ۳۲۰۔
2. فضائل دعا، ص۱۱۹۔
3. مراۃ المناجیح، ۲/ ۳۲۰۔
4. فضائل دعا، ص۱۱۶۔
5. فتح الباری، کتاب الجمعۃ، باب الساعۃ اللتی فی یوم الجمعۃ، ۳۶۵، تحت الحدیث: ۹۳۵۔
6. معجم کبیر، حدیث عرباض بن ساریۃ، ۲۵۶/۱۸، حدیث: ۶۴۷۔

www.dawateislami.net

خاتمے پر بھی دُعا قبول ہوتی ہے،[1] جیسے اِفطار کے وقت، یوں ہی صدقہ یا زکوٰۃ دینے کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں رائج ہے کہ مدنی مذاکرے، بیان، وعظ یا جلسے کے اختتام پر دعا مانگی جاتی ہے، کیونکہ اللہ و رسول کا ذکر کرنا، بیان کرنا، شرعی مسائل بتانا، وعظ و نصیحت کرنا وغیرہ عبادت کے کام ہیں۔ اِن دُعاؤں میں شریک ہونا چاہیے۔ بعض لوگ اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور دُعا میں شریک نہیں ہوتے، یہاں تک کہ بعض لوگ نماز پڑھنے کے بعد بھی دُعا نہیں مانگتے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ جہاں لوگ جمع ہو کر دُعا کریں وہاں دُعا قبول ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے، کیونکہ دُعا میں اچھے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جن کی وجہ سے دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے۔[2]

بچّوں کی اچھی عادتیں کیسے بنیں؟

سُوال: ہم بُری عادتیں جلدی اپنا لیتے ہیں۔ یہ اِرشاد فرمایئے کہ اچّھی عادتیں کیسے اپنائیں؟ (چھوٹے بچّے کا سُوال)

جواب: اچّھی صحبت ملے، نیز گھر کا ماحول اچھا ہو تو اچّھی عادتیں بنتی ہیں۔ آج کل گھروں میں گناہوں بھرے **چینلز** چل رہے ہوتے ہیں، ماں باپ بات بات پر لڑ رہے ہوتے ہیں، نیز گالی گلوچ والا ماحول بھی ہوتا ہے، ایسی صورتِ حال میں بچّوں کا اچھی عادتوں میں اُٹھان لینا مشکل ہوتا ہے اور وہ بری عادتوں میں ہی اُٹھان لے رہے ہوتے ہیں۔ اچّھی صحبت بہت ضروری ہے۔ ”اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ“ یعنی صحبت اثر رکھتی ہے۔ ماں باپ کو چاہیے کہ گھروں میں نیک ماحول بنائیں اور نمازیں پڑھا کریں، اِن کی دیکھا دیکھی بچّہ بھی نماز پڑھنا شروع ہو جائے گا۔

میں نے جب سے آنکھ کھولی گھر میں والدہ اور بڑے بھائی کو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں جب ڈیڑھ یا دو سال کا تھا اُس وقت والِد صاحب فوت ہو گئے تھے۔ گھر میں نماز کا ذہن تھا۔ سفید کپڑا بچھا کر اُس پر بادام پڑھے جاتے تھے، یہ نہیں معلوم کہ کیا پڑھتے تھے! لیکن اَدَب و اِحترام کے ساتھ یہ سلسلہ ہوتا تھا، اُسے دیکھ دیکھ کر اللہ اللہ کرنے کا ذہن بنا۔ گھر میں رَمَضان شریف کے روزوں کا بھی بہت پکّا ماحول تھا۔ بڑے بھائی نماز کے لئے ساتھ مسجد لے جایا کرتے تھے، یوں بچپن سے ہی

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۰۰۔

2 ...... کنز العمال، کتاب الاذکار، الجزء الاول، ۱/۲۲۲، حدیث: ۱۸۷۲۔

www.dawateislami.net

مسجد کا رخ ہو گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج آپ کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ اللہ نہ کرے اگر میرے گھر میں یہ ماحول نہ ہوتا تو آج نہ جانے کہاں ہوتا!! یہ اللہ پاک کی بڑی رحمت ہے کہ مجھے ایسے گھر میں پیدا فرمایا جہاں نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔ والدین کو چاہیے کہ گھر میں نمازیں پڑھا کریں، تاکہ بچے بھی نماز پڑھیں۔ نماز اللہ پاک کی رضا کے لئے پڑھنی ہے، لیکن اِس کا ضمنی فائدہ یہ ہو گا کہ بچّے بھی نمازی بن جائیں گے۔ اِسی طرح اگر اللہ اللہ کریں گے تو بچّے بھی اللہ اللہ کرنا سیکھ جائیں گے۔ اگر گناہوں بھرے چینلز چلتے رہے، موسیقی، گانے باجے، ڈانس، گالی گلوچ اور مارا ماری کا ماحول رہا تو بچّے بھی شاید دو قدم آگے نکل جائیں گے۔ اللہ کریم اچّھی عادتوں والا ماحول نصیب کرے۔

بیٹا! بُری بات ہے

سُوال: بچّوں کو جب کسی بُری عادت سے بچنے کی تربیت دینی ہوتی ہے تو یوں کہا جاتا ہے: "بیٹا! بُری بات ہے۔" یا کہا جاتا ہے: "یہ بُرا کام ہے۔" اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (ابو رَجب محمد آصف عطاری مَدَنی)

جواب: بعض اوقات سمجھانے والے ہر بات کو بُری بات بول دیتے ہیں، یہاں تک کہ اچھی بات کو بھی بُری بات کہہ دیتے ہیں۔ اِس سلسلے میں مجھے ایک چُٹکلا یاد رہ گیا کہ ایک اسلامی بھائی سفر پر تھے اور فون پر گھر والوں سے بات کر رہے تھے، تو اُن کا کوئی بچہ رونے لگا، انہوں نے کہا: "بُری بات ہے، نہیں روتے۔" میں نے اس کا ذہن بنایا کہ بُری بات کیا ہے؟ باپ کی محبّت میں رونا تو اچّھی بات ہے۔ میری یہ بات اُسے سمجھ آئی۔ لوگوں نے اپنا تکیہ کلام بنا رکھا ہے کہ "نہیں، یہ نہیں کرتے، بُری بات ہے" حالانکہ بعض اوقات وہ اچّھی بات ہوتی ہے۔

"باپو" کے بجائے "سیّد صاحب" کہا جائے

سُوال: آپ نے کچھ عرصہ پہلے کسی مصلحت کے تحت "سیّد" کو باپو کہنے سے منع فرمایا تھا۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ پھر سیّد کو کیا کہا جائے؟ نیز جو اسلامی بہن سیّدہ ہوں، انہیں کیا کہا جائے؟

جواب: باپو لفظ صحیح بھی ہے اور کہنا جائز بھی ہے، گناہ نہیں ہے۔ ہمارے ہاں ابھی تک باپو کہنا رائج ہے اور میرے منہ سے بھی بعض اوقات باپو نکل جاتا ہے۔ البتّہ میں باپو کہنے سے بچتا ہوں، کیونکہ ہمیں دُنیا بھر میں کام کرنا ہے اور لفظ باپو دُنیا میں

www.dawateislami.net

نہیں سمجھا جاتا۔ ہمارے ماں باپ ہِند سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے اور یہ لفظ باپو وہیں سے آیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ شروع میں میری زبان سے لفظ باپو زِیادہ چلا ہو اور پھر دعوتِ اسلامی میں پھیل گیا ہو۔ پنجاب میں بھی باپو نہیں کہا جاتا تھا، لیکن اب وہاں بھی باپو بولا جاتا ہے۔ جو لوگ دعوتِ اسلامی کے ماحول سے دُور ہیں ہو سکتا ہے اُن کے لئے لفظ باپو مُضْحِکہ خیز ہو، وہ سمجھتے ہوں گے کہ جس طرح دادا کو بِگاڑ کر دادو کہا جاتا ہے اِسی طرح یہ لوگ باپ کو بِگاڑ کر باپو کہتے ہیں۔ یہ بھی سوچتے ہوں گے کہ یہ لوگ اپنے سے چھوٹے کو بھی باپو کیسے بول دیتے ہیں! تو یوں لفظ باپو ایک چٹکلے کی صورت بھی ہے۔ اِس لئے ہم نے مشورہ کیا کہ ہم "سیّد صاحب" کہنا شروع کر دیں۔ یہ زیادہ معزّز لفظ بھی ہے اور عام آدمی بھی اِسے سمجھ جائے گا۔ اگر عرب دُنیا میں چلیں تو وہاں لفظ سیّد بھی نہیں چلے گا، کیونکہ وہاں سیّد کا لفظ جناب، مسٹر اور حضرت کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ وہ مہذّب آدمی، شیخ، عالم، بلکہ عام آدمی کو بھی یاسیّدی! یعنی اے میرے سردار! کہہ کر پکارتے ہیں۔

عرب میں سیّد کے لئے لفظ حبیب اور شریف بولا جاتا ہے۔ یہاں کسی سیّد صاحب کو حبیب یا شریف کہیں گے تو لوگ سمجھیں گے کہ یہ ان کا نام ہے۔ بہر حال! باپو کہنے پر شرعی اعتبار سے کوئی پابندی نہیں ہے، نہ ناجائز ہے، نہ مکروہ ہے اور نہ ہی گناہ ہے۔ لیکن سیّد صاحب کہنا اَنسب یعنی زِیادہ مناسب ہے۔ ہو سکتا ہے کہ سیّد صاحب کہنے سے انہیں خوشی بھی زیادہ ہو۔ رہی بات اسلامی بہن کی تو انہیں سیّدہ کہا جائے۔ سیدہ صاحبہ بھی کہا جا سکتا ہے، لیکن اسلامی بہنیں شاید صاحبہ بول نہیں پائیں گی اور صاحبہ کا صاحب ہو جائے گا۔ صاحب مُذکّر یعنی مَرد کے لئے بولا جاتا ہے اور صاحبہ مُؤنّث یعنی عورت کے لئے بولا جاتا ہے۔ عورت کے لئے سیّدانی بھی کہا جاتا ہے، یوں سیّدانی صاحبہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن سیّدہ کہنا بھی کافی ہے۔

سید کو پنجاب میں شاہ جی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی ناکافی ہے، کیونکہ غیر سیّد کو بھی شاہ جی بولا جاتا ہے۔ ہِند میں میرے نام کے ساتھ شاہ لگایا جاتا ہے۔ اِسی طرح دیگر عُلمائے کرام کے ساتھ بھی شاہ لکھ دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ میں نے ہندوؤں کے نام کے ساتھ بھی شاہ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ یوں یہ لفظ عام ہے۔ بعض کے نام کے ساتھ لفظ شاہ مشہور بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے ہمارے ہاں علامہ شاہ احمد نورانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مشہور ہیں۔ ان کے نام کے ساتھ بھی شاہ ہے، حالانکہ یہ سیّد نہیں تھے، صدّیقی تھے۔ لیکن اگر ان کے نام کے ساتھ شاہ نہیں بولیں گے تو کوئی سمجھے گا نہیں۔ حضرت علامہ سیّد شاہ تُراب الحق صاحب

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نام میں بھی شاہ ہے، آپ سیّد بھی تھے اور آپ کے نام کے ساتھ شاہ مشہور بھی ہے۔ یوں لفظ شاہ میں وُسعت ہے، جبکہ اِس کے مقابلے میں سیّد لفظ زیادہ واضح ہے، کیونکہ یہ صرف ساداتِ کرام کے ساتھ ہی بولا جاتا ہے۔ میں نے شاہ جی کہنے سے منع نہیں کیا اور نہ ہی شاہ جی کہنا گناہ ہے، لیکن سیّد صاحب کہنا زیادہ بہتر ہے۔

کیا قرآنِ کریم سے نکلنے والے بال ”موئے مبارک“ ہیں؟

سُوال: آج کل ایک بات گردِش کر رہی ہے کہ قرآنِ پاک کے صفحات میں سے بال نکل رہے ہیں۔ اگر ہر صفحہ چیک کیا جائے تو 22 ویں یا 23 ویں پارے میں بال ملتے ہیں۔ ایک صاحب نے چیک کیا تو ان کے ہاں بال نہیں نکلا، لیکن ان کے رشتے داروں کے ہاں بال نکل آیا ہے۔ اِن بالوں کے متعلّق کہا جا رہا ہے کہ یہ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سر یا داڑھی کے مبارک بال ہیں، اِن میں کورونا وائرس کا علاج ہے، اس لئے اِن بالوں کو پانی میں ڈال کر پیا جائے۔ اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (فیس بک کے ذریعے سُوال)

جواب: ان بے چاروں کو سمجھ نہیں پڑتی ورنہ یہ کہتے کہ جو قرآن کریم کی زیادہ تلاوت کرتا ہے اس کے قرآن میں سے بال مبارک نکلتا ہے۔ اللہ کے بندو! ہم جو صابن استعمال کرتے ہیں اُس میں کاسٹِک ہوتا ہے، نیز ہماری غذائیں بھی ناقِص ہیں، جس کی وجہ سے ہمارے بال جھڑتے ہیں، تو یہ جو بال نکل رہے ہیں یہ ہمارے ہی بال ہیں۔ اِن کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا موئے مبارک نہ کہا جائے، بلکہ ان کو موئے مبارک کہنا جائز بھی نہیں ہے۔

جو چیز جسم سے جدا ہو اُسے دَفن کر دینا چاہیے،(1) اِن بالوں کو بھی دفنا دیا جائے یا ویسے ہی کہیں سائیڈ پر ڈال دیا جائے۔ ان کا موئے مبارک کی طرح احترام نہ کیا جائے۔ رہی بات علاج کی تو ان بالوں میں کورونا وائرس کا علاج نہیں ہے، بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھ جراثیم چپکے ہوئے ہوں اور آپ اس کا پانی پئیں تو آپ کے اندر جراثیم چلے جائیں۔ میں ویسے ہی آپ کو ڈرا رہا ہوں۔ بہرحال! ان بالوں کا سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک سے تعلق نہیں ہے اور یہ افواہ بھی آج کی نہیں ہے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے تب سے سن رہا ہوں کہ قرآن کریم سے بال مبارک نکل رہے

(1)......حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص۵۲۷ ملخّصاً۔

www.dawateislami.net

ہیں۔ اب کسی کاریگر نے کورونا وائرس کا علاج اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ کورونا وائرس بھی ایک چٹکلا اور مذاق بن گیا ہے۔ کہاں کہاں اور کیسے کیسے مقامات پر مذاق بنا ہوا ہے۔ کبھی کچھ بات ہوتی ہے تو کبھی کچھ ہوتی ہے۔ سب ڈرے ہوئے ہیں۔ کاش! ہم اللہ پاک سے ڈرتے اور ایسا ڈرتے جیسا ڈرنے کا حق ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنا خوف عطا کرے اور کورونا وائرس کی تباہ کاریوں سے بھی بچائے۔ جن مسلمانوں کو کورونا وائرس ہو گیا ہے اللہ کرے کہ وہ شفایاب ہو جائیں۔

کیا بالوں کے جُوڑے میں نماز نہیں ہوتی؟

سُوال: سنا ہے کہ بالوں کے جُوڑوں میں عورتوں کی نماز نہیں ہوتی۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب: ایسا نہیں ہے۔ جُوڑے میں عورتوں کی نماز ہو جاتی ہے،[1] بلکہ مَردوں کی بھی ہو جاتی ہے۔[2] البتّہ مَرد جُوڑا باندھ کر عورتوں کی نقّالی کی وجہ سے گناہ گار ہو گا[3] اور جُوڑا باندھ کر اِس کی نماز مکروہِ تحریمی ہو گی، مگر فرض ادا ہو جائے گا،[4] نماز لوٹانا واجب ہو گا۔ حدیث شریف میں بھی مَرد کو جُوڑا باندھنے سے منع کیا گیا ہے۔[5]

نہ پڑھنے والے بچّے کا پڑھنا شروع کرنا قیامت کی نشانی ہے؟

سُوال: اگر کوئی بچّہ پہلے پڑھتا نہ ہو اور اب پڑھنا شروع کر دے تو اُس کو مذاق میں کہا جاتا ہے کہ ”بھئی یہ تو قیامت کی نشانی ہے۔“ ایسا کہنا کیسا؟ (معاذ۔ فیس بک کے ذریعے سُوال)

جواب: ظاہِر ہے کہ یہ قیامت کی نشانی نہیں ہے۔ پہلے کے دَور میں بچّے زِیادہ پڑھتے تھے، اُنہیں سورۃ الملک اور قبر کے سوال جواب یاد کروائے جاتے تھے۔ جبکہ آج کل والدین کو بھی سورۃ الملک یاد نہیں ہوتی اور نانا، دادا کو بھی قبر کے سوال جواب معلوم نہیں ہوتے۔ میں جنرل بات کر رہا ہوں۔ جن کو معلوم ہے ان کو معلوم ہے۔ بہر حال! اِسے قیامت کی نشانی کہنا درست نہیں ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۸۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۸۔

3 ...... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، ۴/ ۳۶۸، حدیث: ۴۹۲۸۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۸۔

5 ...... معجم کبیر، ابو رافع عن ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما، ۲۳/ ۲۵۲، حدیث: ۵۱۳۔

www.dawateislami.net

قیامت کی نشانیاں مکمل ہو گئیں؟

سُوال: کیا قیامت کی نشانیاں مکمل ہو چکی ہیں؟

جواب: جی نہیں! نشانیاں مکمل ہوں گی تو قیامت آ جائے گی۔

عورت کے چہرے پر داڑھی نکل آئے تو وہ کیا کرے؟

سُوال: مَرد داڑھی اور اَبرو کے بال نہیں کاٹ سکتا۔ عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کے چہرے پر داڑھی نکل آئے تو مستحب یہ ہے کہ وہ صاف کر دے،[1] لیکن مَرد داڑھی صاف نہیں کرے گا۔ اَبرو کے بال کاٹنا مَرد اور عورت دونوں کے لئے منع ہے۔[2] البتّہ اگر اَبرو کے بال اِتنے بڑھ جائیں کہ بَدنُما لگیں تو اُتنا حصّہ کاٹ دیں۔[3] پوری ابرو مونڈ کر اس میں کاجل یا سُرمہ وغیرہ بھرنے کی بھی اِجازت نہیں ہے۔[4]

سیّد صاحب کی اِصلاح کیسے کی جائے؟

سُوال: اگر کسی سیّد صاحب کی اِصلاح کرنی ہو تو ہمیں کیا نکات پیشِ نظر رکھنے چاہئیں جن سے ان کی بارگاہ میں بے اَدبی نہ ہو؟

جواب: ہر مسلمان کو اَحسن اور اچّھے طریقے سے ہی سمجھانا چاہیے۔ اگر ہم رَف انداز اپنائیں گے تو سامنے والا سمجھے گا نہیں۔ محبّت بھرے انداز اور مَوْعِظَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنی اچّھی نصیحت کے ساتھ سمجھایا جائے۔ اگر کسی سیّد کو یہ کہیں گے کہ ”آپ سیّد ہو کر یہ کرتے ہو“ تو ظاہر ہے کہ اُنہیں بُرا لگے گا۔ اِسی طرح کسی عالم کے بیٹے کو سمجھاتے ہوئے کہیں گے کہ ”عالم کے بیٹے ہو کر یہ کرتے ہو“، یا ”مفتی کے بیٹے ہو کر ایسا کرتے ہو“، یا کسی کو کہیں کہ ”فُلاں پیر صاحب کے بیٹے ہو کر ایسا کرتے ہو، فُلاں کی صحبت میں رہ کر تمہاری یہ حالت ہے“، یا ”تم نگران کے بیٹے ہو کر ماڈرن ہو، تمہارا باپ تو کابینہ نگران ہے اور

---

1 ......ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۹/ ۶۱۵۔

2 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۹/ ۶۱۵۔

3 ......ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۷۰۔

4 ...... حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بال جوڑنے، جڑوانے والی، گودنے اور گُدوانے (یعنی بدن میں سوئی سے سرمہ یا نیل بھرنے یا بھروانے) والی پر اللہ پاک کی لعنت ہو۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الحشر، باب وما اتاکم الرسول فخذوہ، ۳/ ۳۴۷، حدیث: ۴۸۸۶)

www.dawateislami.net

تمہاری حالت یہ ہے کہ اجتماع میں نہیں آتے، دَرْس نہیں دیتے" تو اِس سے ضِد پیدا ہو گی اور اُسے ایذا ہو گی۔ پھر وہ آپ سے کترائے گا اور آپ کو آتا دیکھ کر گلی بدل لے گا۔ بس پیار محبّت سے سمجھائیں۔ حکمتِ عملی اور موقع کی مناسبت سے کہہ دیں کہ مَاشَآءَ اللہ آپ اپنے والِد صاحب کو دیکھو، اُن کی دُعائیں لو وغیرہ۔ طنز کریں گے تو جمے گا نہیں۔

ہر نیکی کا ثواب پہنچایا جاسکتا ہے

سُوال: ہمارے جو بُزرگ اِس دنیا سے چلے گئے ہیں جیسے دادا جان یا والد صاحب، ان کے نام پر ہم غریبوں کو جو کھانا اور کپڑے وغیرہ دیتے ہیں تو کیا وہ ان کو ملتا ہے یا نہیں ملتا؟

جواب: جی ہاں! اُنہیں اِن چیزوں کا ثواب ملتا ہے۔(1) فرض نمازوں، رمضان کے فرض روزوں، بلکہ ہر نیکی کا ثواب پہنچا سکتے ہیں(2) اور جن جن کا نام لیں گے ان سب کو ثواب ملے گا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا ایک چھوٹا سا رسالہ "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"(3) ہے۔ اُسے حاصل کر کے پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو کافی فائدہ ہو گا اور معلومات میں اضافہ ہو گا۔

حج یا عمرے پر جانے کے لئے قرضہ لینا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی حج یا عمرے پر جانا چاہے تو قرض لے کر جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر قرضہ دینے کی نیت ہے اور ادا کر بھی دے گا تو قرضہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتّہ بعض لوگ جوش میں آکر قرضہ لے لیتے ہیں اِس طرح قرضہ نہ لیا جائے۔ ہم جب چل مدینہ کا قافلہ بناتے ہیں تو ہمارے مدنی پھولوں میں یہ شامل ہے کہ قرضہ لینے کی اِجازت نہیں ہے، کیونکہ آپ جا کر مدینے کے نام پر قرضہ لو گے اور اگلا بھی مدینے کے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۰۰۔

2 ...... بنایہ، باب الحجّ عن الغیر، ۴/ ۴۶۶۔

3 ...... یہ رِسالہ امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے جس کے 28 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں فاتحہ اور اِیصالِ ثواب کے مختلف طریقوں کے ساتھ ساتھ ایصالِ ثواب کے فضائل، ترغیبات اور حکایات بھی موجود ہیں۔ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔

www.dawateislami.net

نام پر قرضہ دے دے گا، لیکن بعد میں مجھے بُرا بھلا کہے گا کہ اِس نے چل مدینہ کا جذبہ دیا اور قرض دار اب اِتنے اِتنے لاکھ لے کر مُنہ چُھپاتا پھرتا ہے۔ غریب آدمی جس کی تنخواہ 15، 20، 25 ہزار ہے وہ کہاں سے بھرے گا! کھائے گا، پہنے گا، بچوں کو کھلائے پلائے گا، ماں باپ کی خدمت کرے گا یا لاکھوں روپے بھرے گا!! پہلے تو چار یا پانچ سو میں Steamer (بحری جہاز) کے ذریعے حج ہو جاتا تھا۔ پھر ہزار، دو ہزار بڑھتے گئے اور اب تو ہمارے ہاں Steamer کا سسٹم حج کے لئے ہے ہی نہیں۔ دِیگر ممالک میں Steamer کا سسٹم ہوتا ہو گا۔ میں جن دنوں Steamer کے ذریعے حج پر گیا تھا وہ Steamer کے آخری ایام تھے۔ میرے سفر کے بعد ہی Steamer بند ہو گیا ہو تو بھی تعجب نہیں ہے۔

بعض لوگ اِس اُمید پر قرض لے لیتے ہیں کہ بیسی (یعنی کمیٹی) کُھلے گی تو دے دوں گا، یا میرے پیسے وہاں پھنسے ہوئے ہیں، وہ آجائیں گے تو دے دوں گا۔ حالانکہ پھنسا ہوا پیسا کہاں نکلتا ہے! بڑی مشکل سے نکلتا ہے۔ پھر بعض لوگ کسی جگہ Invest (یعنی سرمایہ کاری) کرنے کے لئے قرضہ لیتے ہیں اور جس کو پیسے دیتے ہیں وہ کھا لیتا ہے، یا بھاگ جاتا ہے، یا پھر بول دیتا ہے کہ نقصان ہو گیا۔ اور واقعی بعض اوقات نقصان ہو بھی جاتا ہے اور انسان کا دیوالیہ نکل جاتا ہے۔ اس لئے چادر جتنی ہو بندہ اتنے ہی پاؤں پھیلائے۔ ایک سے ایک قرض دار آپ کو ملیں گے جو نادِم بھی ہوں گے کہ یار ہم لالچ میں پڑ گئے تھے۔

بعض لوگ بیسیاں جمع کرتے ہیں اور یہ بعض اوقات مذہبی حُلیے اور اچھے ٹائٹل والے بھی ہوتے ہیں، یہ بھی پھنس جاتے ہیں، کیونکہ پیسے جمع ہوتے ہیں تو کبھی کسی کی شادی میں استعمال کر لئے اور کبھی عمرہ وغیرہ کر لیا، پھر سوچتے ہیں کہ یہاں سے پیسا آجائے گا یا وہاں سے پیسا آجائے گا۔ اِس کے بعد جب یہ بدنام ہوتے ہیں تو اِن کی نیندیں اُڑ جاتی ہوں گی اور ٹینشن کا شکار ہو جاتے ہوں گے، کیونکہ جس نے پیسا دیا ہے وہ تو اپنا حصہ اور حق مانگے گا، اُسے تو نہیں روک سکتے۔ اِس لئے صحیح بات یہ ہے کہ قرضہ دینے اور لینے دونوں میں 112 مرتبہ غور کر لینا چاہیے، کیونکہ اگر آپ نے قرضہ دیا تو آپ کے پیسے گئے، لیکن اگر قرضہ لے لیا تو نیند بھی گئی اور صحّت بھی گئی۔ بعض اوقات ایسے لوگ ملتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ”ہمیں قرض خواہ مار دیں گے، ہمیں ان سے خطرہ ہے، کیا کروں میرے پاس پیسے ہیں ہی نہیں، کہاں سے لاؤں۔“

www.dawateislami.net

اِس معاشرے نے شادیاں مشکل کردی ہیں۔ بیٹی کی شادی کرنی ہوتی ہے تو باپ قرضہ لے لیتا ہے، لیکن مسئلہ یہ آتا ہے کہ اب بھرے کہاں سے؟ پھر بھلے قرضہ سگے بھائی سے لیا ہو یا کسی رِشتہ دار یا عزیز سے، قرض قرض ہے اور آج کل کوئی کسی کو نہیں چھوڑتا۔ اِس لئے دَر حقیقت وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جس پر کسی کا قرض نہیں ہے اور ایسا شخص پُرسکون رہتا ہے۔ قرض نیند کُشا گولی ہے۔ جس کو نیند بہت آتی ہے اُسے چاہیے کہ قرضہ لے لے، قرضہ آجائے گا تو نیند اُڑ جائے گی، کیونکہ ہر وقت ٹینشن رہے گی، قرض خواہ دَھمکی دے گا، چار آدمیوں میں بات کرے گا اور کہے گا کہ ”یار میرے پیسے کھا گیا ہے۔“ حالانکہ قرض خواہ کی یہ بات غلط ہے، کیونکہ اگر کوئی شخص قرضہ واپس نہیں کر رہا، اگرچہ 50 سال ہو گئے ہیں، لیکن وہ کہہ رہا ہے کہ ”آئیں گے تو دے دوں گا“ اِس کے بارے میں نَعُوْذُ بِاللہ یہ کہنا کہ میرے پیسے کھا گیا ہے، تہمت ہے۔ یہ ذِہن میں رہنا چاہیے۔ ہمارے یہاں یہ عام ہے کہ تھوڑی تاخیر ہو گئی تو کہنے لگتے ہیں کہ یار میرے پیسے کھا گیا ہے۔ ایسا بولنا آخرت میں مہنگا پڑ جائے گا۔ جب قرض دَار کی نیّت صاف ہے تو اللہ پاک اَسباب پیدا کر دے گا۔ البتہ اگر کوئی بولے کہ ”جا! وصول کرلے، نہیں دیتا، چل میں کھا گیا ہوں، کیا کرلے گا!“ اور یہ بات وہ Serious کہہ رہا ہے تو وہ واقعی کھا گیا ہے، لیکن اگر ویسے ہی جذبات میں آکر کہہ رہا ہے کہ ”چل کھا گیا، کیا کرلے گا! بولتا ہوں کہ دے دوں گا، لیکن مانتا ہی نہیں ہے“ تو ایسے شخص کے لئے بھی یہ نہیں کہیں گے کہ پیسے کھا گیا ہے، کیونکہ اس نے قرض خواہ کے اس کی ناک میں دَم کرنے اور تنگ کرنے کی وجہ سے یہ سب غصے میں بولا ہے اور آخر میں خود اپنی بات کی تردید کر دی ہے۔ بہر حال! قرض دار کو مہلت دینا بھی کارِ ثواب ہے، (1) مگر قرض سوچ سمجھ کر لینا چاہیے اور بہت احتیاط کرنی چاہیے۔

---

1 ...... حضرت بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جو کسی تنگدست کو مہلت دے اُس کے لئے روزانہ قرض کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔ پھر میں نے ایک مرتبہ آپ کو یہ فرماتے سنا کہ جو کسی تنگدست کو مہلت دے اُس کے لئے روزانہ قرض سے دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔ تو میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا تھا کہ جو کسی تنگدست کو مہلت دے اُس کے لئے روزانہ قرض کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔ پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ جو کسی تنگدست کو مہلت دے اُس کے لئے روزانہ قرض سے دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا: روزانہ قرض کے برابر صدقہ کرنے کا ثواب ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے ہے اور جب ادائیگی کا وقت آپہنچے پھر وہ مقروض کو مزید مہلت دے تو اس کے لئے روزانہ قرض سے دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث بریدۃ الاسلمی، ۳۲/۶، حدیث: ۲۳۱۰۸)

www.dawateislami.net

رُوح نکلنے کے بعد تکلیف کیسی؟

سُوال: کہا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد میّت کو آرام سے غسل دیں، کیونکہ میّت کو تکلیف ہوتی ہے۔ سُوال یہ ہے کہ جب رُوح نکل جاتی ہے تو پھر تکلیف کیسے ہوتی ہے؟ (نادر اعوان۔ فیس بک کے ذریعے سُوال)

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رَضویہ شریف میں یہی تحقیق بیان فرمائی ہے کہ "جن چیزوں سے زِندہ انسان کو تکلیف ہوتی ہے اُن سے مُردہ اِنسان کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔"[1] اِس لئے یہ جو پوسٹ مارٹم (Postmortem) ہوتا ہے یہ بڑی تشویش اور بہت تکلیف کی بات ہے۔ سنا ہے کہ بعض ملکوں میں تو سب کا پوسٹ مارٹم ہوتا ہے۔ Source لگ جائے اور کوئی بچ جائے تو بچ جائے، ورنہ وہ تفتیش کرتے ہیں کہ کسی نے زہر تو نہیں دے دیا، کسی نے کوئی سازش تو نہیں کر دی۔ بعض ملکوں سے جو لاش آتی ہے اس کا پیٹ کاٹ کر گردے کلیجی اور دیگر آلات وغیرہ سب نکال دیتے ہیں۔ پھر اُس میں دوائیں بھرتے ہیں، اِس کے بعد لاش کئی کئی دن کے بعد وَطن پہنچتی ہے۔ باہر ملکوں سے لاش منگوانا اپنی میّت کو بڑی آزمائش، مصیبت اور اذیّت میں ڈالنا ہے۔ اِس لئے جہاں انتقال ہوا وہیں دَفن کر دیا جائے۔ جِس عاشقِ رسول کی جنّت البقیع میں تدفین کی تمنا ہوگی وہ دنیا میں کہیں بھی دَفن ہو جائے، جنّت البقیع میں منتقل ہو جائے گا۔ جبکہ جِس شخص کی تمنا کسی اور جگہ کی ہو گی، وہ بھلے مدینے شریف میں ہو اور جنّت البقیع میں دَفن بھی ہو جائے لیکن وہ وہاں سے منتقل ہو جائے گا۔[2]

غمِ مصطفےٰ جس کے سینے میں ہے　　　　کہیں بھی رہے وہ مدینے میں ہے

مؤذِّن کا اَذان کے بعد گھر جانا کیسا؟

سُوال: اگر مؤذِّن اذان دے کر گھر چلا جائے اور نماز کے وقت آجائے تو اُس کا کیا حکم ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اُس کی نیّت یہ ہے کہ وہیں آکر جماعت سے نماز پڑھے گا۔[3] بعض اوقات

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۳۴-۴۳۸۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۱۷، ملخصًا۔

3 ...... بہار شریعت، ۱/ ۴۵۰، حصّہ: ۳۔

www.dawateislami.net

مؤذِّن کا گھر مسجد کے ساتھ ہی ہوتا ہے تو یہ اذان کے بعد گھر کے اندر جاتے ہی ہوں گے۔

ہر نئی رکعت کے شروع میں بِسْمِ اللہ پڑھنے کا حکم

سُوال: ہر نئی رکعت شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھنی چاہیے یا نہیں؟(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: بہارِ شریعت، جلد اول صفحہ نمبر 523 پر ہے: **تَعَوُّذُ** (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنا) صرف پہلی رکعت میں ہے اور **تَسْمِیَۃُ** (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) ہر رکعت کے اوّل (یعنی شروع) میں مسنون (یعنی سنّت) ہے۔ فاتحہ (یعنی سُورۂ فاتحہ) کے بعد اگر اوّل سُورت شروع کی تو سُورت پڑھتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھنا مستحسن (یعنی پسندیدہ) ہے، قراءت خواہ سِرّی ہو یا جہری (یعنی آہستہ آواز والی ہو یا اونچی آواز والی)، مگر بِسْمِ اللہ بہر حال (یعنی ہر حال میں) آہستہ پڑھی جائے۔[1]

سُورۂ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھنی چاہیے، مسنون یعنی سنّت ہے۔ نہیں پڑھی تو بہر حال نماز ہو جائے گی، سجدۂ سہو بھی واجب نہیں ہو گا، لیکن سنّت بھی کیوں چھوٹے! اور مستحب بھی کیوں چھوڑے! یہ بھی ثواب کے کام ہیں۔ مستحب قابلِ ترک یعنی چھوڑنے کے قابل نہیں ہوتا، قابلِ قبول بلکہ سَر آنکھوں پر ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی رحمت سے کیا بعید، ہو سکتا ہے یہی جنّت میں پہنچا دے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک حدیث پاک مجھے یاد آ رہی ہے جس کا مضمون اس طرح ہے کہ ایک شخص اِس لیے جنّت میں داخل کیا گیا کہ اُس نے مسلمانوں کے راستے سے کانٹے دار شاخ کو ہٹا دیا تھا، تاکہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔[2] یہ کام بھی فرض یا واجب نہیں تھا، بلکہ مستحب تھا۔ اگر روایتیں تلاش کی جائیں تو ایسے کئی مستحب کام مل جائیں گے جن کی وجہ سے جنّت مل سکتی ہے۔

اللہ پاک نے اپنے راضی ہونے کو نیکی میں پوشیدہ یعنی چُھپا کر رکھا ہے[3] کہ کس نیکی سے وہ راضی ہو جائے! جب رب راضی ہو گا تو دوزخ میں کیوں ڈالے گا! جنت میں ہی ڈالے گا اور جنت ہی عطا فرمائے گا۔ اور اللہ پاک نے اپنی ناراضی

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۲۳-۵۲۴، حصّہ: ۳۔

2 ...... مسلم، کتاب البر و الصلة، باب فضل ازالة الاذی عن الطریق، ص ۱۰۸۱، حدیث: ۶۶۷۰، ملخصاً۔

3 ...... تنبیه المغترین، الباب الاول، کثرة الخوف من الله تعالٰی ... الخ، ص ۵۱۔

www.dawateislami.net

کو گناہ میں چُھپا کر رکھا ہے،[1] تو چاہے بڑا گناہ ہو یا چھوٹا گناہ ہو، اگر وہ ناراض ہوا تو عذاب دے گا۔ اس لئے چھوٹی سے چھوٹی نیکی چھوڑنی نہیں ہے اور چھوٹے سے چھوٹا گناہ کرنا نہیں ہے۔ اللہ پاک توفیق دے۔

حج یا عُمرے کی نیت کا ثواب

سُوال: اگر کسی اسلامی بھائی نے حج یا عُمرے کی نیّت کی ہو، لیکن جانہ سکا ہو تو کیا اُسے نیّت کا ثواب ملے گا؟ نیز کوئی ایسا وَظیفہ بتادیجئے کہ مدینے کی حاضری کے اَسباب ہو جائیں۔

جواب: جس نے یہ نیّت کی ہے کہ میں حج کروں گا تو اُس کو نیّت کا ثواب ملے گا، بلکہ یہ نیّت بھی کی جاسکتی ہے کہ ہر سال حج کروں گا، تو اِنْ شَآءَ اللہ نیّت کا ثواب ملے گا، لیکن حج کرنے کا ثواب نہیں ملے گا۔ اب نیّت کا کتنا ثواب ملے گا اُس کے لئے کوئی ناپ تول نہیں ہے۔ اگر کسی کے پاس مدینے جانے کے اسباب نہیں ہیں تو وہ گڑگڑا کر دُعا کرے، دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے، اِنْ شَآءَ اللہ طلب سچی ہوگی تو مقصود حاصل ہو جائے گا اور منزل مل جائے گی۔

گنبدِ خضرا دیکھ کر کیا دُعا مانگی جائے؟

سُوال: گنبدِ خضرا پر پہلی نظر پڑے تو کیا دُعا مانگنی چاہیے؟

جواب: گنبدِ خضرا یعنی سبز سبز گنبد پر جب پہلی نظر پڑے تو دُرود شریف پڑھنا چاہیے، بلکہ جب جب نظر پڑے تب تب دُرود شریف پڑھنا ہے اور بارگاہِ رِسالت میں سَلام عرض کرنا ہے۔

❁❁❁

[1] ......تنبیہ المغترین، الباب الاول، کثرۃ الخوف من اللہ تعالیٰ ... الخ، ص ۵۱۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	عورت کے چہرے پر داڑھی نکل آئے تو وہ کیا کرے؟	8
اچھی نیند کا نسخہ	1	سیِّد صاحب کی اِصلاح کیسے کی جائے؟	8
دُعا کب مانگنی چاہیے؟	2	ہر نیکی کا ثواب پہنچایا جاسکتا ہے	9
بچّوں کی اچھی عادتیں کیسے بنیں؟	3	حج یا عمرے پر جانے کے لئے قرضہ لینا کیسا؟	9
بیٹا! بُری بات ہے	4	رُوح نکلنے کے بعد تکلیف کیسی؟	12
”بابو“ کے بجائے ”سیِّد صاحب“ کہا جائے	4	مؤذِّن کا اَذان کے بعد گھر جانا کیسا؟	12
کیا قرآنِ کریم سے نکلنے والے بال ”موئے مبارک“ ہیں؟	6	ہر نئی رکعت کے شروع میں بِسْمِ الله پڑھنے کا حکم	13
کیا بالوں کے جُوڑے میں نماز نہیں ہوتی؟	7	حج یا عُمرے کی نیت کا ثواب	14
نہ پڑھنے والے بچّے کا پڑھنا شروع کرنا قیامت کی نشانی ہے؟	7	گنبدِ خضرا دیکھ کر کیا دُعا مانگی جائے؟	14
قیامت کی نشانیاں مکمل ہو گئیں؟	8	❁❁❁	❁

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
بخاری	امام ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج قشیری نیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابو داؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ابن ماجہ	ابن ماجہ ابو عبد الله محمد بن یزید قزوینی، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت
کنز العمال	علامہ علاؤ الدین علی متقی ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار إحیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
فتح الباری	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	شیخ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت
ردالمحتار علی الدرالمختار	محمد امین بن عمر بن عبد العزیز بن احمد ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت
حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی	احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی حنفی، متوفی ۱۲۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
بنایۃ	علامہ بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد عینی، ۸۵۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تنبیہ المغترین	ابو المواہب، عبد الوہاب بن احمد بن علی انصاری، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فضائلِ دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غور و فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net